یوں قاری اپنی فکر و نظر کو قرآنی آیات اور سنتِ نبویؐ کی روشنی میں نکھارتا چلا جاتا ہے۔

مصنف نے اپنی تحریر کو علامہ اقبال کے اُردو اور فارسی اشعار سے مزین کیا ہے۔ یہ اشعار موقع و محل کے لحاظ سے نہایت موزوں ہیں، تاہم بعض مقامات پر ان کی صحت متاثر ہوئی ہے، آیندہ اڈیشن میں ان کی تصحیح ضروری ہے (صفحات: ۱۰۰، ۲۰۳، ۲۰۷، ۲۱۲، ۲۱۴، ۲۱۷)۔ ص ۲۵۴ پر لکھا ہے: ''حضرت محمدؐ آسمانوں پر تشریف لے گئے...... واپس آ کر طائف کی بستی جیسے حالات میں پتھر کھانا...... محبوب کی رضا کے لیے ہے''، جب کہ اہلِ علم کے نزدیک واقعہ معراج طائف کے سفر سے پہلے ہوا تھا۔ ص ۱۵۷ پر لکھا ہے کہ [سیّد سلیمان ندوی] نے ''مدراس میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر لیکچر محمڈن ایجوکیشن سوسائٹی میں دیے تھے''، جب کہ صحیح یہ ہے کہ مدراس میں سیٹھ جمال محمد کی قائم کردہ 'مسلم ایسوسی ایشن' میں یہ لیکچر دیے گئے تھے۔ (پروفیسر ظفر حجازی)

نقشِ دوام، جدید سائنس اور ٹکنالوجی پر مسلمانوں کے احسانات، مؤلف: انجینیر الطاف حسین اعوان۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ فون: ۳۵۴۳۲۴۱۹-۰۴۲۔ صفحات (بڑی تقطیع): ۳۷۲۔ قیمت: ۱۵۰۰ روپے۔

۱۵/ابواب پر مشتمل اس کتاب میں سائنس اور ٹکنالوجی سے متعلق سارے ہی معروف عنوانات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ حیوانات اور نباتات سے متعلق عنوان غالباً سہواً رہ گیا ہے۔ ابواب سے متعلق رنگین تصاویر اور خاکے خوب صورت ترتیب سے شائع کیے گئے ہیں اور بڑے جاذبِ نظر ہیں۔ ہر باب میں شرح و بسط اور دلائل کے ساتھ ابتداے اسلام سے لے کر جدید دور تک سائنس و ٹکنالوجی کے میدان میں مسلمانوں کی قابلِ قدر سرگرمیوں کو بڑی خوب صورتی اور شواہد کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ 'علمِ کیمیا اور کیمیکل ٹکنالوجی' باب ۵، ص ۸۷ تا ۱۰۶ کے چند حوالوں سے اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے: ''چونکہ قرآن انسان کو مادے کی ساخت پر غور کرنے کی ترغیب دیتا ہے اس لیے مسلمانوں نے شروع دور ہی سے علمِ کیمیا پر توجہ دی۔ مدینہ منورہ میں درس و تدریس کے دوران میں حضرت جعفر صادقؒ نے چار عناصر والے ارسطو کے نظریے کا رد پیش کیا اور واضح کیا یہ چار عناصر مزید کیمیائی عناصر سے بنے ہوئے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ہوا میں ایک ایسی چیز ہے جو جلنے میں مدد دیتی ہے اور اس وجہ سے دھاتیں زنگ آلود ہو جاتی ہیں۔ یہی وہ جزو ہے جو زندہ رہنے کے